باسمہ سبحانہ تعالیٰ

فتویٰ نمبر ۱ / ۳ / ۱

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسجد میں امام کے پیچھے پہلی صف میں تمام نمازی باشرع ہوں اور چند ایک افراد داڑھی منڈے، ننگے سر، ٹخنے ڈھکے ہوئے امام صاحب کے بالکل پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہوں امام صاحب کو اس امر کے مجاز ہیں کہ مذکورہ افراد کو پہلی صف سے نکال کر پچھلی صفوں میں کھڑا کرے.

مذکورہ مسئلہ دلائل کے ساتھ مدلل تحریر فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں

فقط

المستفتی

عبدالرحمان — معرفت شیر علی - جامعۃ الرشید

شیر پاؤ کالونی لانڈھی کراچی.

الجواب باسم ملهم الصواب

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه

اتفق العلماء عملا بهذا الحدیث ان اقامة الرجل من مجلسه لیجلس فیه المقیم حرام شرعا

قال ابن نجیم فی البحر الرائق ص۳۲ ج ۲) ولا یتعین مکان مخصوص لاحد حتی لو کان للمدرس موضع من المسجد یدرس فیه فسبقه غیره الیه لیس له ان عاجه واقامته منه فقد قال الامام الزاهدی فی فتاویه المسماة بالقنیة معزیا الی فتاوی العصر: له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره قال الاوزاعی له ان یزعجه ولیس له ذلك عندنا ومثله صرح البیری فی شرح الاشباه والنظائر ص۱۱۸ ولا شك ان عموم حدیث الباب یؤید الحنفیة

وقال السرخسی فی شرح السیر الکبیر وکذا کل ما یکون المسلمون فیه سواء کالنزول فی الرباطات والجلوس فی المساجد للصلوة والنزول بمنی او عرفات للحج حتی لو ضرب فسطاطه فی مکان کان ینزل فیه غیره فهو احق ولیس للاخران یحوله

قال ابن عابدین فی رد المحتار ص $\frac{662}{ج}$) قبیل باب الوتر والنوافل ثم نقل عن الخیر الرملی ومثل المسجد مقاعد الاسواق التی یتخذها المحترفون من سبق الیها فهو الاحق بها ولیس لمتخذها ان یزعجه اذ لا حق له فیها ما دام فیها فاذا قام عنها استوی هو وغیره فیها ومذهب الشافعیة بخلافه

وکان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم یجلس فیه

Scanned by CamScanner

قال النووي هذا ورع منه رضي الله عنه وليس قعوده فيه حراما اذا قام برضاه لكنه تورع عنه لوجهين احدهما انه استحيا منه ان يقوم له من مجلسه من غير طيب قلبه فسد ابن عمر الباب ليسلم من هذا

والثاني ان الايثار بالقرب مكروه او خلاف الاولى يعني عند من لا يرى الايثار بالقرب واما عند من يراه فيقتصر على الوجه الاول فقط

ثم ان النهي عن الجلوس في مجلس الغير انما هو للقادم اما الجالس قبله فيستحب له ان يؤثر بمجلسه من كان اكبر منه سنا او اكثر منه علما او افضل منه من ناحية اخرى (تكملة فتح الملهم ص ٢٨١ ج ٤)

عن ابي مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلوة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم وليلني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال ابو مسعود فانتم اليوم اشد اختلافا

قال النووي في هذا الحديث تقديم الافضل فالافضل الى الامام لانه اولى بالاكرام ولانه ربما احتاج الامام الى استخلاف فيكون هو اولى ولانه يتفطن لتنبيه الامام على السهو لما لا يتفطن له غيره وليضبطوا صفة الصلوة ويحفظوها وينقلوها ويعلموها الناس وليقتدي بافعالهم من وراءهم ولا يختص هذا التقديم بالصلوة بل السنة ان يقدم اهل الفضل في كل مجمع الى الامام وكبير المجلس كمجالس العلم والقضاء والذكر والمشاورة ومواقف القتال وامامة الصلوة والتدريس والافتاء واسماع الحديث ونحوها ويكون الناس فيها على مراتبهم في العلم والدين والعقل والشرف والسن والكفاية في ذلك الباب (مسلم ص ١٨١ ج 1)

عن قيس بن عباد قال بينا انا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني فقام مقامي فوالله ما عقلت صلوتي فلما انصرف فاذا هو ابي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة الحديث (سنن النسائي ص ٩٢ ج 1)

وفي حاشية الاشباه للحموي عن المضمرات عن النصاب وان سبق احد الى الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا او اهل علم ينبغي ان يتأخر ويقدمه تعظيما له اه فهذا يفيد جواز الايثار بالقرب بلا كراهة خلافا للشافعية وقال في الاشباه لم اره لاصحابنا ونقل العلامة البيري فروعا تدل على عدم الكراهة ويدل عليه قوله تعالى ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة وما في صحيح مسلم انه عليه الصلوة والسلام اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه اصغر القوم وهو ابن عباس وعن يساره اشياخ فقال عليه الصلوة والسلام للغلام أتأذن لي في ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله ما اعطاه الغلام اذ لا ريب ان مقتضى طلب الاذن مشروعية ذلك بلا كراهة وان جاز ان يكون غيره افضل اهـ

اقول و ینبغی تقیید المسألة بما اذا عارض تلك القربة ما هو افضل منها کاحترام اهل العلم والاشیاخ کما افاد الفرع السابق والحدیث فانهما یدلان علی انه افضل من القیام فی الصف الاول ومن اعطاء الاناء لمن له الحق و هو من علی الیمین فیکون الایثار بالقربة انتقالا من قربة الی ما هو افضل منها و هو الاحترام المذکور (رد المحتار ص ۵۶۹ ج ۱)

عبارات بالا سے امور ذیل مستفاد ہوئے:

① مسجد میں امام کے قریب اہل علم اور سمجھدار دیندار لوگ کھڑے ہوں

② یہ حکم مسجد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر اچھی مجلس کا یہی حکم ہے۔

③ جن جگہوں میں تمام مسلمان مساوی حق رکھتے ہوں جیسے مسجد وغیرہ ان میں کسی شخص کا اپنے لئے اس طرح جگہ خاص کر دینا کہ کوئی دوسرا وہاں نہ بیٹھ سکے درست نہیں۔

④ ایسی جگہوں میں جو شخص بھی پہلے آکر بیٹھ گیا وہاں اسکا حق ہے کسی دوسرے کیلئے اس کو وہاں سے اس کی مرضی کے خلاف اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا درست نہیں۔

⑤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیلئے اگر کوئی اپنی جگہ چھوڑتا تو وہ وہاں نہ بیٹھتے مگر ان کا یہ عمل تقوی اور احتیاط کی وجہ سے تھا۔

⑥ آنے والے کو بیٹھے ہوئے کو زبردستی اٹھانا تو درست نہیں البتہ اگر پہلے سے بیٹھا ہوا شخص آنے والے کی تکریم و تعظیم کی وجہ سے خود اپنی خوشی سے اس کیلئے جگہ خالی کر دے تو یہ اس کیلئے مستحسن اور باعث اجر ہے کہ اس نے ایک چھوٹے عمل کو چھوڑ کر بڑے عمل کو اختیار کیا۔

⑦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو دوران نماز صف اول سے ہٹا کر خود اس کی جگہ کھڑا ہونا یا مسلم کی حدیث کا یہ مطلب صرف انہوں نے ہی سمجھا اور اس پر اس طرح عمل فرمایا اور وہ بھی عمر بھر میں ایک مرتبہ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ کیلئے ہے کہ صف اول میں امام کے قریب اولوا الاحلام والنہی کھڑے ہوا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کتنی دفعہ یہ واقعات پیش آئے ہوں گے لیکن کوئی صحابی بھی کسی کم مرتبہ والے شخص کو امام کے قریب سے ہٹا کر خود وہاں کھڑے نہیں ہوئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل علم کو خود چاہیئے کہ امام کے قریب کھڑے ہوں کسی دوسرے کو امام کے قریب آنے کا موقع ہی نہ دیں اور اس وقت کے اہل علم واقعی ایسے ہی تھے

آجکل بھی اہل علم کو چاہیئے کہ وہ خود پہلے آ کر امام کے قریب کھڑے ہوں تاکہ کوئی دوسرا شخص وہاں کھڑا نہ ہو اور اگر کبھی کوئی ایسا شخص امام کے قریب کھڑا ہو جائے تو اسے زبردستی اسکی رضا کے خلاف اس جگہ سے ہٹانا درست نہیں

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالی کی رائے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے

عمل کی بنیاد پر تھی کہ اگر کوئی ایسا شخص امام کے قریب کھڑا ہو گیا جو اولوالاحلام والنہی
میں سے نہیں تو بعد میں آنے والا اگر اولوالاحلام میں سے ہے تو پہلے شخص کو اسکی جگہ سے ہٹا
کر خود اسکی جگہ کھڑا ہو سکتا ہے، امام کیلئے بہ طریق اولیٰ ایسے شخص کو ہٹانا جائز ہے

جبکہ دوسرے اکثر اہل علم کی وہ رائے ہے جو شروع میں لکھی گئی ہے

جن ائمہ مساجد کو حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے پر اعتماد ہے، وہ حالات اور ماحول
کے مطابق حکمت اور سلیقے سے اس پر عمل کر سکتے ہیں، مگر ایسی سختی یا ایسا انداز اختیار
کرنا جس سے فتنہ ہو، نمازیوں میں اختلاف و انتشار ہو یا عوام کے دین و اہل دین
سے متنفر ہونے کا اندیشہ ہو، جائز نہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

آفتاب احمد

دار الافتاء والارشاد کراچی

۱۰ / جمادی الثانیہ ۱۴۲۵ھ

الجواب صحیح

سعید احمد

دار الافتاء والارشاد

۱۲ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

الجواب صحیح

عفی عنہ

دار الافتاء والارشاد کراچی

۱۳ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ